جامعہ حقانیہ سے افغان طالبان کی افغانستان روانگی

عبدالقیوم حقانی

اگست حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دورہ افغانستان سے واپس ہوئی۔ 11 بجے اسلام آباد ایئرپورٹ پر اترے مولانا سمیع الحق، مولانا راشد الحق اور شفیع الدین فاروقی اسلام آباد میں رک گئے مولانا محمد یوسف شاہ اولسوال محمد حکیم، احقر کاتب الحروف اور دیگر رفقاء 2 بجے کے قریب اکوڑہ خٹک پہنچ گئے مولانا نے اسلام آباد میں ضروری کام نمٹائے اور عشاء کے بعد وہ اکوڑہ خٹک تشریف لے آئے۔ ادھر دارالعلوم میں اساتذہ مشائخ اور طلبہ و متعلقین مولانا کی واپسی اور طالبان افغانستان کے چشم دید واقعات اور رفقاء سفر کے مشاہدات کا شدت سے منتظر تھے۔ عصر کی نماز میں طلبہ کا مجھ پر ہجوم ہوگیا وہ مجھ سے کچھ سننا چاہتے تھے مگر مجھ پر ملیریا بخار کا شدید حملہ تھا سفر کی تھکان اس پر مستزاد تھی دارالعلوم کے مشائخ اور اساتذہ کرام اور طلبہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی جستجو میں تھے وہ مسجد میں نہیں آرہے تھے تب ان کو بتایا گیا کہ حضرت اسلام آباد میں رک گئے ہیں رات گئے تک ان کی واپسی ہوگی اور کل وہ آپ کو اپنے سفر کے تاثرات اور طالبان سے متعلق چشم دید واقعات سنائیں گے حضرت قائد محترم رات کو تشریف لائے تو صبح سویرے سے احباب و مخلصین کا اصرار تھا کہ طلبہ دارالعلوم کے شدید انتظار اور بے چینی کے پیش نظر ایک خصوصی تقریب کا انتظام کیا جائے طلبہ کی درخواستیں مختلف جماعتوں کی طرف سے اسی مطالبہ پر مشتمل رقعے بھی حضرت کے پاس گھر میں آنا شروع ہوگئے۔ حضرت قائد محترم نے تقریب منعقد کرنے اور طلبہ کے تعلیمی وقت میں سفر افغانستان کے مشاہدات بیان کرنے کے بجائے دورہ حدیث کے طلبہ سے اپنے ترمذی کا درس پڑھانے کے بعد چھٹی کے وقت سفر کی مختصر روئیداد سنانے کا فیصلہ کرلیا دورۂ حدیث کے طلبہ کے لئے واقعتاً" یہ بات قابل مسرت تھی تاہم دوسرے درجات کے طلبہ کو جب اس کی اطلاع ملی تو سب جامع مسجد دارالعلوم میں جمع ہوگئے کیونکہ اس سال طلبہ دورہ حدیث کی کثرت کی وجہ سے قدیم دارالحدیث تنگ پڑگیا ہے اور جدید دارالحدیث (ایوان شریعت) تکمیل

کے مراحل میں ہے الغرض مسجد کھچا کھچ بھر گئی حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے معمول کے مطابق اولاً" ترمذی شریف کا درس پڑھایا اور اس کے بعد ایک گھنٹہ تک طالبان افغانستان کی کامیابیاں' نام شریعت کے برکات غیبی مدد اور فتوحات اور ان کی ہر ممکن مدد و نصرت اور معاونت کی ضرورت پر مفصل خطاب فرمایا۔

اور موجودہ حالات میں وہاں پر طالبان کی ضرورت افرادی قوت کے احتیاج کے پیش نظر جامعہ حقانیہ سے افغانستان میں طالبان کی نصرت کے لئے جانے والے طلبہ کے لئے حسب سابق مزید خصوصی مراعات کا اعلان فرمایا اور افغانی طلبہ کو وہاں بر سرپیکار طالبان کے ساتھ عملاً" شرکت کی دعوت دی۔

چنانچہ اسی روز جامعہ حقانیہ سے عشاء کی نماز تک 200 طلبہ جانے کے لئے تیار ہو گئے اور صبح بروز جمعہ ان کی تعداد ڈھائی سو (250) تک پہنچ گئی صبح کے ساڑھے نو بجے احقر بوجہ بیماری کے شدید علیل اور صاحب فراش تھا دروازہ پر دستک ہوئی تو دارالعلوم کے طلبہ کا اژدہام ہے کہنے لگے۔

استاد جی ! کل قائد محترم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے تقریر فرمائی ہم لوگ متاثر ہوئے اور اب ڈھائی سو کا قافلہ تیار ہے رات طلبہ نے خود دارالعلوم کے تمام ہاسٹلوں میں جاکر اپنے طلبہ دارالعلوم میں سے چندہ اکٹھا کیا اور گاڑیاں سپیشل کرکے اب قافلہ تیار ہے طلبہ گاڑیوں میں بیٹھے ہیں آپ اگرچہ بیماری ہیں مگر طلبہ کی خواہش ہے کہ آپ ان کو چند منٹ اپنے ہدایات دیں اور دعا کرکے انہیں الوداع کریں۔کہیں ۔

احقر نے سعادت سمجھی گھر سے باہر آیا تو دارالعلوم کے ساتھ والی سڑک پر گاڑیوں کی لمبی قطار ہے دارالعلوم سے ڈھائی سو افغانی طالبان کا قافلہ تیار ہے اور انہیں رخصت کرنے کے لئے حقانیہ کے تمام طلبہ جمع ہیں احقر بیمار تھا تقریر نہ کرسکا دعا پر اکتفا کیا قافلہ جامعہ حقانیہ کے افغانی مدرس حضرت مولانا شمس الرحمان مدظلہ کی قیادت میں سوئے منزل رواں ہوا مولانا شمس الرحمان تحریک طالبان کے اولین روز سے معاون بلکہ بنیادی رکن اور تقریباً" تمام معرکوں میں شریک رہے ہیں حقانیہ کے طلبہ کو ساتھ لیکر اب بھی خط اول تک پہنچے اور ایک ہفتہ گذار کر تدریسی ذمہ داری کے پیش نظر واپس تشریف لے آئے ہیں احقر نے ان سے انٹرویو لیا اور تازہ ترین صورتحال دریافت کی جو درج ذیل ہے۔

میرے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم لوگ یہاں سے اپنے اساتذہ کرام کی دعاؤں سے خیر و عافیت سے رات کے نو بجے خوست پہنچے وہاں کے طالبان جامعہ حقانیہ کی اس تازہ ترین جاندار اور عظیم کمک پر بہت خوش ہوئے یہاں کی طالبان قیادت کے مشورہ سے حقانیہ سے جانے والے طلبہ کو مختلف علاقوں میں مختلف ڈیوٹیاں سمجھانے کے لئے تقسیم کردیا گیا بعض ساتھی یہاں خوست میں رہ گئے بعض کو

صوبہ ارگون بھیجا گیا بعض لوگر بھیج دیئے گئے مجھے اور میرے ساتھ پچاس طلباء کو میدان شہر بھیجے جانے کا فیصلہ کیا گیا پھر وہاں سے جلال آباد کے لئے جانے کی منصوبہ بندی کی گئی جامعہ حقانیہ کے پچاس طلبہ پر مشتمل ہماری جماعت کے رفقاء دوسرے روز لوگر پہنچے اور اگلی رات میدان شہر میں پہنچائی رات کو آرام کیا صبح اپنی ذمہ داریاں اور ڈیوٹیاں سنبھالیں اسی روز عصر کے وقت جب ہم نماز پڑھنے گئے تو ربانی حکومت نے طالبان اور میدان شہر کے بے گناہ باشندوں پر بمباری شروع کردی جو مسلسل دو روز تک جاری رہی۔ اس میں گیارہ مرتبہ شدید ہوائی حملے کیئے گئے اس سے اگلے روز حکومتی افواج نے طالبان کے میدان شہر پر یلغار کردی اس میں ٹینک اور توپخانہ کھلا استعمال کیا اس حملہ میں کابل حکومت نے کگرہ پہاڑ اور للندر کا درہ طالبان سے قبضہ کرلیا مگر طالبان نے اسی روز ظہر کے وقت 2 بجے کے قریب دوبارہ حکومتی افواج پر حملہ کیا حکومت پر حملہ دونوں طرف سے تھا کگرہ پہاڑ پر بھی اور للندرہ درہ پر اور میرے ساتھ دارالعلوم حقانیہ کے طلبہ للدرہ درہ پر حملہ کرنے والے طالبان کے ساتھ شریک تھے ہم نے تھوڑی دیر جنگ کے بعد دوبارہ اپنے مقبوضہ علاقوں کو حکومت سے واگزار کرا لیا۔

جب میں نے پوچھا کہ اس موقع پر طالبان کی جانب سے حملہ کرنے یا حکومت کی طرف سے یلغار میں آپ کی کیا پوزیشن تھی فرمایا میں صف اول میں تھا بایاں پاؤں دکھایا جو شدید زخمی تھا للندرہ درہ پر حملہ کے دوران دشمن کی گولی سے زخمی ہوا۔ فرمایا للندرہ پہاڑ پر چڑھنے میں 5 گھنٹے سفر کیا چڑھائی بہت مشکل تھی ہاتھ اور پاؤں دونوں لگا کر چلتے رہے پانی بھی نہ تھا چڑھائی کے ساتھ بے انتہا پیاسے تھے۔ وجود پر بھی مختلف مقامات پر زخم تھے جو اس لڑائی میں لگے حکومتی فوج کے دس آدمی کام آئے طالبان کو فتح حاصل ہوئی ہم رات کے تین بجے اپنے مراکز واپس پہنچ گئے۔

جب میں اس معرکہ سے واپس جامعہ حقانیہ تدریس کے لئے روانہ ہونے لگا تو ملا بور جان نے طالبان کے ساتھ جن میں دارالعلوم حقانیہ کی تازہ کمک کے افراد بھی شریک تھے ازرہ کی طرف پیش قدمی کی جو سروبی کا ایک حصہ ہے اور حقانیہ پہنچا تو خبر آئی کہ انہوں نے اوزرہ پر قبضہ حاصل کرلیا۔ کگرہ پہاڑ کی جنگ میں ایک طالب علم شہید ہوا للندرہ کے درہ میں ایک طالب علم محمد گل حقانی زخمی ہوا جبکہ ایک طالب علم لاپتہ ہے ابھی اطلاع آئی ہے کہ وہ بھی مل گیا ہے ملا بور جان کی قیادت میں جلال آباد جانے اور اس کی مرکزی قیادت سے پرامن طور پر انتقال اقتدار کی باتیں کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جلال آباد کے بعض مرکزی رہنماؤں وزیروں اور کمانڈروں سے طالبان کے مذاکرات بھی جاری تھے جو ہر لحاظ سے حوصلہ افزاء تھے۔

جامعہ حقانیہ کے پچاس افغانی طلبہ بھی جلال آباد کے معرکہ میں شرکت کے لئے مختلف گروپوں میں تشکیل ہوگئے احقر یہاں کی تدریسی ضرورت اور امتحانات کی قربت کے پیش نظر اجازت لیکر اپنی مادر علمی جامعہ حقانیہ واپس آگیا۔